امت محمدیہ کا روزہ دار

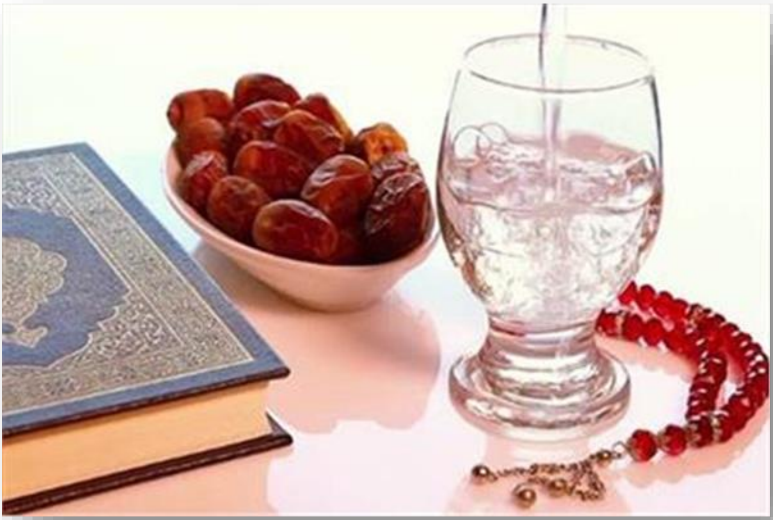

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں!

روزہ دار کے منہ کی بُو: ---------------------4
روزہ دار کے لیے دعا: ----------------------5
جنت کا آراستہ ہونا: ---------------------6
سرکش شیاطین کا قید ہونا: --------------------6
روح اور نفس: ------------------------6
آخری رات میں بخشش: --------------------7

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برس رہی ہیں۔ ان لوگوں کی خوش نصیبی کے کیا کہنے جو ماہ رمضان میں اللہ کی رحمتوں سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ یہ ایسا مبارک مہینہ ہے جس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بے شمار فضائل بیان فرمائے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيَتْ أُمَّتِي خَمْسَ خِصَالٍ فِي رَمَضَانَ لَمْ تُعْطَهَا أُمَّةٌ قَبْلَهُمْ خُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُفْطِرُوا وَيُزَيِّنُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ يَوْمٍ جَنَّتَهُ ثُمَّ يَقُولُ يُوشِكُ عِبَادِي الصَّالِحُونَ أَنْ يُلْقُوا عَنْهُمُ الْمَئُونَةَ وَالْأَذَى وَيَصِيرُوا إِلَيْكِ وَيُصَفَّدُ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ فَلَا يَخْلُصُوا إِلَى مَا كَانُوا يَخْلُصُونَ إِلَيْهِ فِي غَيْرِهِ وَيُغْفَرُ لَهُمْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوَفَّى أَجْرَهُ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ۔

مسند احمد، رقم الحدیث:7917

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کو بطور خاص رمضان میں پانچ ایسی خصوصیات سے نوازا گیا ہے جو پہلی امتوں کو نصیب نہیں ہوئیں: اللہ کے ہاں روزہ دار کے منہ سے آنے والی بُو مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ روزہ داروں کی بخشش کے لیے افطار کے وقت تک فرشتے اللہ سے دعا مانگتے رہتے ہیں۔ روزہ داروں کے لیے روزانہ جنت کو سجایا اور آراستہ کیا جاتا ہے، اللہ رب العزت جنت سے فرماتے ہیں

کہ عنقریب میرے نیک بندے خود سے مشقتوں کو دور کر کے تیرے اندر آنے والے ہیں ۔ اس میں سرکش شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے وہ رمضان میں ان برائیوں تک نہیں پہنچ سکتے جن برائیوں میں رمضان کے علاوہ میں پہنچ سکتے ہیں۔ رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یہ مغفرت والی رات شب قدر ہی ہے ناں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ دستور دنیا یہی ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔

روزہ دار کے منہ کی بُو:

اللہ کریم کا کرم دیکھیے کہ روزہ دار کا معدہ خالی ہونے کی وجہ سے اس سے جو ایک بو اٹھتی ہے اللہ کریم کو وہ مشک سے بھی زیادہ پسند ہے۔ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں ایسی خوشبو عطا فرمائیں گے جو مشک سے زیادہ عمدہ اور دماغ کو فرحت بخشنے والی ہو گی۔

فائدہ: روزہ دار کے منہ کی بو سے مراد دانتوں اور مسوڑھوں سے آنی والی بدبو نہیں بلکہ یہ معدہ کے خالی ہونے کی وجہ سے آتی ہے۔ بعض لوگ اس بارے میں ایک غلطی کرتے ہیں کہ وہ روزے میں مسواک چھوڑ دیتے ہیں کہ کہیں منہ کی بو زائل نہ ہو جائے۔ روزہ کی حالت میں مسواک ضرور کرنی چاہیے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْه قَالَ: مَا أُحْصِي وَلاَ أَعُدُّ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ.

السنن الکبریٰ للبیہقی، باب السواک للصائم، رقم الحدیث: 8585

ترجمہ: حضرت عامر بن ربیعہ عدوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں کثرت کے ساتھ مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ الصَّلَاۃُ الَّتِی یُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاۃِ الَّتِی لاَ یُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِینَ ضِعْفًا۔

السنن الکبریٰ للبیہقی، باب تاکید السواک، رقم الحدیث:162

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک کے ساتھ ادا کی ہوئی نماز بغیر مسواک والی نماز سے ستر گنا فضیلت والی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ مَطْهَرَۃٌ لِلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِلرَّبِّ۔

سنن النسائی، باب الترغیب فی السواک، حدیث نمبر 5

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی اور رب کی خوشنودی کا باعث ہے۔

مسواک سے جو بو دور ہوتی ہے وہ دانتوں اور مسوڑھوں کی ہوتی ہے نظافت اور طہارت پاکیزگی کا تقاضا یہی ہے کہ اس بدبو کو دور کیا جائے۔ باقی جس کا تذکرہ حدیث مبارک میں آیا ہے مسواک کرنے سے اس پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

روزہ دار کے لیے دعا:

احادیث مبارکہ میں خود روزہ دار کی دعا بھی قبولیت کا تذکرہ ہے، لیکن

قربان جائیے کہ روزہ دار کے لیے فرشتے دعائیں کرتے ہیں اور برابر افطار کے وقت تک کرتے رہتے ہیں۔

جنت کا آراستہ ہونا:

جنت اگرچہ خود بہت خوبصورت ہے لیکن اس کے باوجود روزہ دار کے اعزاز و اکرام کے لیے اسے مزید سجایا جاتا ہے، کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رمضان میں اللہ کو راضی کر کے اپنے لیے جنت واجب کر لیتے ہیں۔

سرکش شیاطین کا قید ہونا:

آپ اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھ لیجیے کہ رمضان شروع ہوتے ہیں ساری دنیا میں مساجد آباد ہونا شروع ہو جاتی ہیں، سحر و افطار، روزہ، تراویح، تلاوت قرآن، ذکر اللہ، صدقہ و خیرات اور دیگر عبادات میں لوگ مشغول ہو جاتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ سرکش شیاطین قید ہوتے ہیں۔ باقی جو کچھ گناہ سرزد ہوتے ہیں وہ نفس کی خباثت کا اثر ہوتا ہے اور سال بھر میں گناہوں کی کثرت کی وجہ سے دل سیاہ ہو چکا ہوتا ہے اور بعض گناہ دل کی سیاہی کی وجہ سے طبیعت کا حصہ بن جاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ہر گناہ شیاطین کی وجہ سے نہیں ہوتے بلکہ کبھی گناہوں کا سبب "نفس" بھی ہوتا ہے۔ اس لیے صوفیاء و مشائخ کی محنت نفس کی اصلاح ہوتی ہے۔

روح اور نفس:

عام طور پر دو لفظ بولے جاتے ہیں۔ 1: روح اور 2: نفس۔ روح کی دو قسمیں ہیں ایک طبعی اور دوسری ملکوتی۔ طبعی روح فطرتی تقاضوں (کھانا، پینا،

سونا، جاگنا، اختلاط) پر ابھارتی ہے اور ان کی تکمیل سے خوش ہوتی ہے۔ یہ انسانوں اور جانوروں سب میں پائی جاتی ہے۔ اسی کو "نفس" کہتے ہیں اور دوسری ملکوتی جو صرف انسان کا خاصہ ہے، اسی کا تعلق عالم بالا سے ہوتا ہے یہ محبت و شفقت، جود و کرم، صدق وعدالت اور ذکر الٰہی سے خوش ہوتی ہے۔ نیک اعمال سے "روح" خوش ہوتی ہے اور اسے تقویت ملتی ہے جبکہ گناہوں سے "نفس" کو خوشی ہوتی ہے بعض لوگ دونوں کو ایک سمجھ لیتے ہیں جو سراسر غلط ہے۔

آخری رات میں بخشش:

رمضان المبارک کی آخری رات بہت قیمتی ہوتی ہے۔ اس رات میں اللہ رب العزت روزہ داروں کی بخشش فرماتے ہیں مہینہ بھر روزہ رکھنے کا انعام عطا فرماتے ہیں۔ لیکن ہم اس رات موج مستی میں مصروف ہوتے ہیں، حالانکہ یہی تو وہ وقت ہوتا ہے جب اللہ سے اپنی بخشش کرائی جائے، اپنے لیے مغفرت کا فیصلہ کرایا جائے۔

اے کاش! ہمیں اس بات کا احساس ہو سکے کہ ہم کتنی بڑی دولت اپنے ہاتھ سے ضائع کر بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ تمام خصوصیات عطا فرمائے اور اس رمضان کو ہماری بخشش کا فیصلہ فرما دے۔

آمین یارب الصائمین بجاہ سید الصائمین صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام